بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

جشن اول نمبر ۳۵۴۰

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز شنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۷/۲۲ | ۲۰ صلح ۱۳۴۷ھش | ۱۹ شوال ۱۳۸۷ھ | ۲۰ جنوری ۱۹۶۸ء | نمبر ۱۱

سودا مہر شیر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

خدائی رحمتوں اور برکتوں کے نزول کا دروازہ

جماعت احمدیہ کا نہایت درجہ مقدس و بابرکت ۷۶ واں للّٰہی جلسہ سالانہ

اہم علمی دینی اور تربیتی موضوعات پر علمائے سلسلہ کی ایمان افروز تقاریر

جلسہ کے بابرکت ایام میں خصوصی عبادات دعاؤں اور ذکر الٰہی کے انمول مواقع

(۴)

جلسہ سالانہ کے تینوں دنوں میں مجموعی طور پر چھ اجلاس منعقد ہوئے ۱۲ اور ۱۳ جنوری کے ان دو اجلاسوں کے علاوہ جن میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے احباب جماعت سے خطاب فرمایا باقی چار اجلاسوں میں علی الترتیب محترم جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع لائل پور، محترم جناب مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ سابق صوبہ پنجاب و بہاولپور، محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب جج عالمی عدالت اور محترم جناب شیخ بشیر احمد صاحب سابق جج مغربی پاکستان ہائیکورٹ لاہور نے صدارت کے فرائض سرانجام دیئے۔

علمائے سلسلہ کی ایمان افروز تقاریر

ان اجلاسوں میں علمائے سلسلہ اور بعض دیگر نامور قلمی علم اصحاب نے اہم دینی تربیتی اور علمی موضوعات پر ایمان افروز تقاریر فرمائیں۔ چنانچہ محترم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ سابق صوبہ پنجاب و بہاولپور نے "معرفت الٰہی اور اس کے حصول کے طریق" کے موضوع پر، محترم قاضی محمد اسلم صاحب ایم اے (کینٹب) پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ نے "سیرۃ نبوی صلے اللہ علیہ وسلم" کے موضوع پر، محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری ناظر اصلاح و ارشاد نے "حضرت مسیح علیہ السلام کا رفع الی اللہ" کے موضوع پر، محترم مولوی عبدالمالک خان صاحب مربی سلسلہ احمدیہ نے "احمدیت پر اعتراضات کے جوابات" کے موضوع پر، محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام" کے موضوع پر محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع لائل پور نے "ذکر حبیب علیہ السلام" کے موضوع پر، محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم ارشاد وقف جدید نے "احمدیت نے دنیا کو کیا دیا؟" کے موضوع پر، محترم مولوی غلام باری صاحب سیف پروفیسر جامعہ احمدیہ نے "برکات خلافت" کے موضوع پر، محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل سابق مبلغ بلاد عربیہ نے "یاجوج ماجوج اور ان کا انجام" کے موضوع پر، محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے "بیرونی ممالک میں اسلام کی اشاعت" کے موضوع پر اور محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب جج عالمی عدالت نے "اقتصادی مشکلات کا حل اسلام میں" کے موضوع پر ٹھوس اور پرمغز تقاریر فرمائیں جو احباب کے لئے بہت ازدیاد علم اور ازدیاد ایمان کا موجب ہوئیں۔ الغرض جلسہ میں از اول تا آخر ایسے حقائق و معارف سنانے کا شغل رہا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں۔ اس طرح بحمد اللہ جلسہ سالانہ کی ایک بنیادی غرض پوری ہوئی جس کے ماتحت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدائی منشا اور اذن کے ماتحت آج سے ۷۶ سال قبل اس للّٰہی جلسہ کا ہمیشہ ہمیش کے لئے آغاز فرمایا تھا۔

دعاؤں اور ذکر الٰہی کی کثرت

جلسہ سالانہ کے مختلف اجلاسوں میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے پُر معارف اور بصیرت افروز خطابات اور اہم دینی موضوعات پر علمائے سلسلہ کی ایمان افروز تقاریر سننے کے علاوہ جو اپنی ذات میں اجتماعی ذکر الٰہی کا درجہ رکھتی تھیں جلسہ میں شرکت کرنے والے ہزارہا احباب کو خصوصی عبادات دعاؤں اور ذکر الٰہی کے اور رنگ میں بھی کئی انمول مواقع حاصل ہوئے ہیں جن سے فائدہ اٹھانے میں انہوں نے کوئی کسر نہ اٹھا رکھی وہ کیوں نہ ان انمول مواقع سے فائدہ اٹھاتے جبکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ کی غرض و غایت ہی

(باقی صفحہ ۸ پر)

70

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۹ جنوری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے بہتر ہے کھانسی میں کافی افاقہ ہے۔ کل بخار نارمل سے ذرا اوپر رہا ہے۔ احباب التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو اپنے فضل سے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے آمین

ضروری اعلان

۲۲ جنوری ۱۹۶۸ء سے تا اطلاع ثانی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ڈاک کا ایڈریس یہ ہوگا۔

محمد آباد اسٹیٹ بواسطہ ٹالہی۔ ضلع تھرپارکر

(نزد گھرنبی سر روڈ) (پرائیویٹ سیکرٹری)

○ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۴ جنوری ۱۹۶۸ء بروز اتوار مسجد مبارک میں عزیزم مکرم مولوی عبدالوہاب احمد صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ پسر مولوی عبدالرحمٰن صاحب مرحوم کے نکاح کا اعلان فرمایا۔ یہ نکاح عزیزہ کنیز فاطمہ صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد نذیر صاحب ساکن سلواہ ضلع پونچھ حال لاہور سے مبلغ ڈیڑھ ہزار روپیہ مہر پر ہوا ہے۔ احباب بھی دعا فرمائیں کہ یہ رشتہ ہر پہلو سے خیر و برکت کا موجب ہو آمین۔ (ابوالعطاء جالندھری)

○ مکرم کریم اللہ ناصر احمد صاحب ابن محترم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب تعلیم الاسلام کالج ربوہ کا نکاح حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عزیزہ امۃ اللہ طاہرہ صاحبہ بنت مکرم ملک عبداللہ صاحب سے ایک ہزار روپیہ مہر پر مورخہ ۵ ۱/۶۸ بروز جمعہ بعد نماز عصر مسجد مبارک میں پڑھا۔ رخصتانہ ۸ ۱/۶۸ کو عمل میں آیا۔ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے دعا کرائی۔ دعوت ولیمہ ۹ ۱/۶۸ کو ہوئی جس میں حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا نے بھی از راہ شفقت شرکت فرمائی۔ احباب رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔

○ لیڈی ڈاکٹر سکینہ بخاری صاحبہ اہلیہ مکرم جناب ڈاکٹر سید رفیق احمد صاحب بخاری حال ملازم حکومت لیبیا (Libya) نے اپنے دو بچوں عزیزہ امۃ المتین غزالہ اور عزیز ناصر احمد محمود کے عقیقہ کی تقریب کے موقعہ پر احباب جماعت سے دعا کی درخواست کی ہے۔ عزیزم ناصر احمد محمود کا نام دو نہایت بابرکت ناموں کے مرکب سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے تجویز فرمایا تھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ دونوں بچوں کو دین و دنیا میں کامیاب و کامران فرمائے۔ آمین

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۰ جنوری ۱۹۶۸ء

قبولیتِ دُعا کا فلسفہ

"دعا" کی تاثیر کے منکر وہی لوگ ہیں جو دراصل اللہ تعالےٰ کی معرفت سے بیگانہ ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ "دعا" کے بغیر کوئی شخص ذاتی طور پر اللہ تعالےٰ کی معرفت اور شناخت حاصل نہیں کر سکتا۔ بعض مغربی اور فلسفیانہ تعلیم کے حامل لوگ دعا سے اس لئے بھی منکر ہو جاتے ہیں کہ وہ دعا کے فلسفہ سے آشنا نہیں ہوتے۔ اس انکار میں ان کو وہ لوگ بھی مبتلا کر دیتے ہیں جو دعا کو ایک معمولی بات سمجھتے ہیں۔ جب تک انسان دعا کے صحیح فلسفہ سے واقف نہ ہو۔ اس وقت تک وہ دعا کی تاثیر کا قائل نہیں ہو سکتا۔ ایسے لوگ سمجھتے ہیں کہ دعا بھی کوئی جادو ٹونے کی قسم کی چیز ہے کہ منتر پھونکا اور ان کی خواہش پوری ہو گئی۔ چونکہ ایسا نہیں ہوتا۔ اس لئے وہ اپنی نادانی سے سمجھتے ہیں کہ دعا قبول نہیں ہوتی اور یہ محض ایک فالتو چیز ہے جو انسان نے ایجاد کر لی ہے۔

بعض لوگ جو اللہ تعالےٰ کے وجود پر تو ایمان رکھتے ہیں سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے قانون کے خلاف کچھ نہیں کرتا۔ اس لئے دعا بے فائدہ ہے البتہ اس سے انسان کی دلی تسکین ہو جاتی ہے۔ یہ لوگ خیال نہیں کرتے کہ جب دعا قبول ہی نہیں ہوتی تو دلی تسکین کس طرح حاصل ہو سکتی ہے۔

دعا کا صحیح فلسفہ سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم پہلے یہ بات سمجھ لیں کہ اللہ تعالےٰ نے اس دنیا میں زندگی گزارنے کے لئے انسان کو ہاتھ پیر اور دیگر اعضاء عطا کئے ہیں۔ پھر اس کو شعور اور عقل کی نعمت بخشی ہے۔ ان چیزوں کے ذریعہ ہم دنیا کے کام سرانجام دیتے ہیں۔ لیکن ان کاموں کے سرانجام دینے میں اکثر ایسے مرحلے آتے ہیں۔ کہ ہمارے قوےٰ شعور اور عقل کام نہیں دے سکتے۔ مثلاً ہم اپنی کھیتی کے لئے اپنی دانست میں اچھی زمین کا انتخاب کرتے ہیں محنت کر کے اس کو کھیتی کے قابل بناتے ہیں ہل چلاتے ہیں اور اس میں بہتر سے بہتر بیج بوتے ہیں۔ اور پھر تجربہ کی بناء پر اس میں کھاد ڈالتے اور اس کی آبیاری کرتے ہیں۔ مگر اس تمام پیش بندی کے باوجود ہم نہیں جانتے کہ آئندہ کیا واقعات ظہور پذیر ہوں گے۔ جو کھیتی کی فصل کو برباد کر سکتے ہیں۔ مثلاً بعض دفعہ بارش اتنی زیادہ ہو جاتی ہے۔ کہ پودوں کی جڑیں گل جاتی ہیں اور فصل خراب ہو جاتی ہے۔ بعض دفعہ آندھیوں سے فصل کی جڑیں اکھڑ جاتی ہیں۔ بعض وقت کیڑا لگ جاتا ہے۔ اور فصل خراب ہو جاتی ہے۔

ان تمام خرابیوں سے محفوظ رہنے کے لئے ہم بے شک پیش بندیاں کر سکتے ہیں۔ لیکن ایسی پیش بندیاں بھی ایک حد رکھتی ہیں۔ زراعت پیشہ لوگ جانتے ہیں کہ جہاں تک ان کی عقل اور محنت کام کرتی تھی انہوں نے پیش بندیاں کیں مگر پھر بھی کوئی ایسی بیماری پیدا ہو گئی کہ فصل خراب ہونے سے محفوظ نہ رہ سکی۔ الغرض انسان کا علم خواہ کتنا بھی وسیع ہو جائے۔ اس کی کوئی نہ کوئی حد ضرور ہوتی ہے۔ اس کے آگے وہ نہیں جا سکتا۔

دنیا کے تمام کاموں کا یہی حال ہے۔ ہم قوےٰ اور عقل سے بڑے بڑے کام سرانجام دے سکتے ہیں۔ تاہم ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ ہم سب کچھ اپنی مرضی سے کر سکتے ہیں۔ عقل اور محنت کی انتہا کے باوجود ایک خلا ضرور رہتا ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ خلا اس سے کہیں بہت بڑا ہوتا جتنا کہ ہم اپنی عقل اور محنت سے قیاس کر سکتے ہیں۔ یہ خلا کس طرح پُر کیا جا سکتا ہے۔ یہ سوال ہے جو ہمارے سامنے ہے۔

یہی خلا ہے جو ہم کو دعا کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ ہم نے اللہ تعالےٰ کے دیئے ہوئے قوےٰ اور خداداد عقل کا اپنی وسعت کے مطابق پورا پورا استعمال کیا ہے۔ اب اللہ تعالےٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہماری محنت میں برکت ڈالے اور کسی ناگہانی آفت سے محفوظ رکھے۔ مطلب یہ ہے کہ جب ہم اپنی سعی کر کے اللہ تعالےٰ پر بھروسہ کرتے ہیں تو گویا ہم دعا کر رہے ہوتے ہیں۔ خواہ کوئی اسے جانے یا نہ جانے آخرکار ہم کو اللہ تعالےٰ پر بھروسہ کرنا پڑتا ہے۔ اور جب ہم اس امر کے مکمل شعور کے ساتھ اللہ تعالےٰ کے سامنے جھک جاتے ہیں اور اپنی عاجزی کا اقرار کرتے ہیں۔ تو اللہ تعالےٰ ضرور ہماری التجاؤں کو سنتا ہے اور ہماری محنت میں برکت ڈالتا ہے۔ جب تک ہم اس نقطہ پر نہیں پہنچ جاتے جہاں ہماری طاقتوں کی عاجزی ظہور پذیر ہوتی ہے۔ اور ہم اس کا شعور رکھتے ہیں اس وقت تک ہماری دعاؤں میں تاثیر پیدا ہونے کا امکان بہت کم ہوتا ہے۔ جب کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ میں مضطر کی دعائیں قبول کرتا ہوں۔ صحیح اضطرار جو اللہ تعالےٰ کو ہماری مدد کے لئے حرکت میں لاتا ہے۔ اسی وقت پیدا ہوتا ہے جب ہم کسی کام کی سرانجام دہی میں اپنی عاجزی پوری طرح محسوس کرتے ہیں۔

دعا کی قبولیت کا یہ سیدھا سادھا فلسفہ ہے جو اللہ تعالےٰ نے ہم کو سکھایا ہے۔ چند لفظوں میں اس طرح بیان کیا جا سکتا ہے کہ ہم ہر کام کی سرانجام دہی کے لئے خداداد قوےٰ کا اس حد تک پورا پورا استعمال کریں۔ جہاں سے آگے ہماری کوششوں میں خلا پیدا ہو جاتا ہے۔ اور جہاں ہم یہ محسوس کرتے ہیں۔ کہ اس سے زیادہ محنت ہمارے بس کی بات نہیں

سورۃ فاتحہ جو ایسی دعا پر مشتمل ہے جس کو گویا دعا کا خاتم کہنا چاہیئے۔ یہی نکتہ واضح کرتی ہے۔

اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ

(باقی دیکھیں صفحہ ۱۰ پر)

تیرے مہمانوں کی خیر

تیرے شہروں کی زمیں
چاند تاروں سے حسیں

اس کے ذرّوں کی کشش
جھک گئی میری جبیں

تیرے بندوں کا وجود
کوئی ثانی ہی نہیں

کس قدر خوش بخت ہیں
تیری بستی کے مکیں

تیرے تکلّم کا وقار
باعثِ صد آفریں

تو خادمِ ختم الرسل
تو ناصرِ دنیا و دیں

تیرا پیامِ زندگی
ہو گیا ہے جاں گزیں

تیرے دیوانوں کی خیر
تیرے ارمانوں کی خیر
تیرے پروانوں کی خیر
تیرے مہمانوں کی خیر

خواجہ منیر احمد سرگودھا

71

معرفتِ الٰہی اور اس کے حصول کے طریق

تقریر محترم جناب مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ برموقع جلسہ سالانہ

(۴)

قادر:- اللہ تعالےٰ کی ایک صفت یہ ہے کہ وہ قادر ہے یعنی ہر کام کے کرنے کی کامل قدرت رکھتا ہے اور اس کے راستے میں کوئی چیز روک نہیں ڈال سکتی۔

فَاِذَا قَضٰٓی اَمْرًا فَاِنَّمَا
یَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ

(المومن آیت ۶۹)

یعنی جب وہ کسی بات کا فیصلہ فرما دیتا ہے تو اس کے بارے میں فرماتا ہے ہو جا سو وہ ہو جاتی ہے۔

اِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَیْءٍ
اِذَآ اَرَدْنٰهُ اَنْ نَّقُوْلَ لَهٗ
كُنْ فَیَكُوْنُ۔

(النحل آیت ۴۱)

یعنی ہم کسی چیز کے متعلق ارادہ کریں تو صرف یہ کہہ دیتے ہیں کہ ہو جا سو وہ ہو جاتی ہے۔

وَاِذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ
سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ وَمَا
لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ

(الرعد آیت ۱۲)

اور جب وہ کسی قوم کے متعلق عذاب کا فیصلہ فرماتا ہے تو اس عذاب کو ہٹانے والا کوئی نہیں ہوتا اور اس کے سوا ان کا کوئی اور مددگار نہیں ہوتا۔

اسیطرح فرماتا ہے

اَوَلَیْسَ الَّذِیْ خَلَقَ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
بِقٰدِرٍ عَلٰٓی اَنْ یَّخْلُقَ
مِثْلَهُمْ وَهُوَ الْخَلّٰقُ
الْعَلِیْمُ۔ اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ
اِذَآ اَرَادَ شَیْـًٔا اَنْ
یَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ

(یٰسین آیت ۸۲، ۸۳)

کیا وہ جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے اس بات پر قادر نہیں کہ ان کی طرح کی اور مخلوق پیدا کر دے ایسا خیال کہ وہ پیدا نہیں کر سکتا درست نہیں بلکہ وہ بہت پیدا کرنے والا اور بہت جاننے والا ہے۔ اس کا معاملہ تو یوں ہے کہ جب کبھی وہ ارادہ کرتا ہے کہ فلاں چیز ہو جائے تو اس کے بارہ میں فرما دیتا ہے کہ اس طرح ہو جائے اور وہ اسی طرح ہو جاتی ہے۔

حضرت زکریا علیہ السلام نے ذریتِ طیبہ کے لئے دعا کی۔ اللہ تعالےٰ نے ان کی دعا کو قبول فرماتے ہوئے انہیں یحییٰ کی بشارت دی اور فرمایا کہ وہ سردار ہوگا۔ اور گناہوں سے روکنے والا ہوگا اور نیکوں میں سے ترقی کر کے نبی بنے گا تو حضرت زکریاؑ نے عرض کیا:-

رَبِّ اَنّٰی یَكُوْنُ لِیْ
غُلٰمٌ وَّقَدْ بَلَغَنِیَ
الْكِبَرُ وَامْرَاَتِیْ
عَاقِرٌ۔ قَالَ كَذٰلِكَ
اللّٰهُ یَفْعَلُ مَا یَشَآءُ

(آل عمران آیت ۴۱)

اے میرے رب مجھے لڑکا کیسے مل سکے گا اور میں تو بوڑھا ہو چکا ہوں اور میری بیوی بانجھ ہے۔ فرمایا اللہ ایسا ہی (قادر) ہے۔ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

پھر اللہ تعالےٰ نے حضرت مریمؑ کو فرشتوں کے ذریعے حضرت مسیحؑ کی بشارت دی اور فرمایا کہ وہ اس دنیا اور آخرت میں صاحبِ منزلت اور خدا کے مقربوں میں سے ہوگا اور چھوٹی عمر میں بھی لوگوں سے باتیں کرے گا اور ادھیڑ عمر میں بھی۔ اور وہ نیک لوگوں میں سے ہوگا۔ تو حضرت مریمؑ نے عرض کیا:-

رَبِّ اَنّٰی یَكُوْنُ لِیْ وَلَدٌ
وَّلَمْ یَمْسَسْنِیْ بَشَرٌ
قَالَ كَذٰلِكِ اللّٰهُ یَخْلُقُ
مَا یَشَآءُ اِذَا قَضٰٓی اَمْرًا
فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ كُنْ
فَیَكُوْنُ۔

(آل عمران آیت ۴۸)

یعنی۔ اے میرے رب مجھے بیٹا کس طرح ہوگا حالانکہ مجھے کسی بشر نے بھی نہیں چھوا۔ فرمایا اللہ کا کام ایسا ہی ہوتا ہے۔ وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ اور جب وہ کسی بات کا فیصلہ کر لیتا ہے تو اس کے متعلق صرف یہ فرماتا ہے کہ وجود میں آ جا سو وہ وجود میں آ جاتی ہے۔

ایک اور جگہ فرماتے ہیں:-

قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓی
اَنْ یَّبْعَثَ عَلَیْكُمْ عَذَابًا
مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ
تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ اَوْ
یَلْبِسَكُمْ شِیَعًا وَّ
یُذِیْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ
بَعْضٍ۔ اُنْظُرْ كَیْفَ
نُصَرِّفُ الْاٰیٰتِ
لَعَلَّهُمْ یَفْقَهُوْنَ۔

(الانعام آیت ۶۶)

ترجمہ:- تو ان سے کہہ دے کہ وہ اس بات پر بھی قادر ہے کہ تمہارے اوپر کی طرف سے عذاب نازل کرے یا تمہارے پاؤں کے نیچے کی طرف سے۔ یا تمہیں ایک دوسرے کے خلاف آپس میں مختلف گروہوں کی صورت میں ملا دے اور تم میں سے بعض کی طرف سے بعض کو تکلیف پہنچائے۔ دیکھ ہم دلیلوں کو کس طرح بار بار بیان کرتے ہیں تاکہ وہ سمجھیں۔

قرآن کریم میں بیسیوں جگہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ کہ اللہ تعالےٰ ہر چیز پر پورا قادر ہے۔ اللہ تعالےٰ نے زمین و آسمان میں اس قدرت کا اظہار فرمایا ہے۔ اس نے آسمانوں کو بغیر ستونوں کے لٹکا دیا۔ زمین کو ہمارے لئے ہموار اور نرم کر دیا۔ اس میں سمندر اور پہاڑ بنا دئے۔ بے شمار قسم کے جانور اور درخت اور سبزیاں اور دھاتیں بنا دیں۔ اس کی کسی چیز کا بھی کوئی حساب نہیں۔ اور ہر چیز میں وہ خواص اور عجائب رکھ دئے کہ انسان کی طاقت سے باہر ہے کہ ان کا شمار کر سکے۔ خود انسان کو سب عجوبوں کا عجوبہ بنا دیا۔ اور اس کی ایک ایک رگ اور ایک ایک ریشے اور ایک ایک بال میں اپنی قدرت کو ظاہر کیا۔ اس کا دیکھنا۔ سننا۔ چلنا۔ پھرنا۔ اٹھنا۔ بیٹھنا۔ سوچنا۔ جاگنا۔ سونا۔ محبت کرنا۔ نفرت کرنا۔ اپنے پیدا کرنے والے کو پہچاننا اور اس سے تعلق قائم کرنا سب قدرتِ الٰہی سے ہے۔ مرد اور عورت کے جوڑے بنا دینا۔ ان میں آپس میں محبت پیدا کر دینا اور ایک دوسرے کے لئے تسکین کا موجب بنا دینا اسی کی قدرت کے نشانوں سے ہے۔ رات اور دن کا آگے پیچھے لانا۔ آسمان سے پانی کو اتارنا اور اس سے مردہ زمین کو زندہ کرنا اور اس سے ہزاروں قسم کی سبزیاں نکالنا بادلوں میں سے بجلی اور کڑک کا نکالنا جس کے آگے انسان خوف زدہ ہو جاتا ہے سب اسی کی قدرت کے کرشمے ہیں۔ ان نشاناتِ قدرت کی طرف قرآن کریم میں سینکڑوں جگہ توجہ دلائی گئی ہے تا انسان اس قادر خدا کو شناخت کرے۔ مثلاً سورۂ روم رکوع ۳۔ سورۂ رعد رکوع ۲، ۱۔ سورۃ الملک رکوع ۱۔ البقرہ آیت ۱۶۵۔ وغیرہ وغیرہ۔

مختلف زمانوں میں مختلف قوموں کے لئے بھی وہ قدرت کو ظاہر فرماتا رہا ہے۔ جب بنی اسرائیل کو فرعون کے ماتحت نہایت ذلت کی حالت میں دیکھا تو فرماتا ہے:-

وَنُرِیْدُ اَنْ نَّمُنَّ
عَلَی الَّذِیْنَ اسْتُضْعِفُوْا
فِی الْاَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ
اَئِمَّةً وَّنَجْعَلَهُمُ
الْوٰرِثِیْنَ وَنُمَكِّنَ
لَهُمْ فِی الْاَرْضِ وَنُرِیَ
فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ
وَجُنُوْدَهُمَا مِنْهُمْ
مَّا كَانُوْا یَحْذَرُوْنَ۔

(القصص رکوع ۱)

اور ہم نے ارادہ کر رکھا تھا کہ جن لوگوں کو اس نے ملک میں کمزور کر رکھا ہے ان پر احسان کریں اور ان کو سردار بنا دیں اور ان کو وارث کر دیں۔ اور ان کو ملک میں تمکنت بخشیں۔ اور فرعون اور ہامان اور ان کے لشکروں کو وہ کچھ دکھائیں جس کا ان کو خوف لگا ہوا تھا۔

آگے فرماتے ہیں کہ ہم نے موسیٰؑ کی ماں کی طرف وحی کی کہ موسیٰ کو دودھ پلا اور جب اس کی جان کے متعلق خائف ہو تو اسے دریا میں ڈال دے اور ڈرنا نہیں اور غم

نہیں کرتا ہم اسے تیری طرف لوٹا کر لائیں گے اور اس کو رسول بنائیں گے۔ اس کے بعد موسیٰؑ کو فرعون کے خاندان میں سے ایک نے اٹھا لیا تاکہ وہ انہی کے لئے دشمن ثابت ہو اور غم کا موجب بنے۔ اِنَّ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُوْدَهُمَا كَانُوْا خَاطِئِيْنَ فرعون اور ہامان اور ان کے لشکر غلطی کھا گئے اور اللہ تعالیٰ کی تقدیر کا مقابلہ نہ کر سکے۔ اس کے بعد پھر اللہ تعالیٰ نے موسیٰؑ کی ماں کو ہی اس کے دودھ پلانے کے لئے مقرر کروا دیا تاکہ اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور وہ غم نہ کرے اور یہ جان لے کہ اللہ تعالیٰ کے وعدے سچے ہوتے ہیں۔ ان میں کبھی تخلف نہیں ہو سکتا لیکن اکثر لوگ اس بات کو جانتے نہیں (القصص آیت ۱۴)۔ اس کے بعد فرعون کے مقابلہ کا اور فرعون اور اس کے لشکروں کے غرق کئے جانے کا ذکر ہے۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ فرعون کی طاقت اور اس کے لشکروں کو کس حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور اپنی قدرت کے مقابلہ میں ان کی انتہائی بے بسی اور ناطاقتی کا اظہار فرماتا ہے لیکن پھر بھی انسان اپنی قلت تدبر کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کو زندہ قادر خدا یقین نہیں کرتا ورنہ اسکے سوا کسی کو اپنا کارساز نہ سمجھے۔ ایک جگہ فرماتے ہیں:۔

مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا وَمَا يُمْسِكْ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْ بَعْدِهٖ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ

(فاطر آیت ۳)

یعنی اللہ تعالیٰ جب انسانوں کے لئے اپنی رحمت کا دروازہ کھولے تو کوئی اسے بند کرنے والا نہیں۔ اور جب وہ اسے بند کر دے تو کوئی کھولنے والا نہیں۔ وہ غالب ہے اور حکمت والا ہے۔ پس وہی اس لائق ہے کہ اسی کی طرف جھکا جائے اور اسی پر بھروسہ کیا جائے کہ وہ ہمارے بگڑے ہوئے کاموں کو بنائے۔ درحقیقت اس کے سوا سب بے طاقت اور بے بس ہیں۔

غفور:۔ اللہ تعالیٰ کی ایک صفت غفور ہے۔ یعنی وہ اپنے عاجز بندوں کے توبہ کرنے پر ان کے گناہ بخشتا ہے اور ان کی پردہ پوشی فرماتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

نَبِّئْ عِبَادِيْٓ اَنِّيْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ وَاَنَّ عَذَابِيْ هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِيْمُ۔

(الحجر آیت ۵۰)

یعنی میرے بندوں کو اطلاع دے دو کہ میں بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہوں۔ لیکن (جب کوئی شخص میری مغفرت کا مستحق نہ رہے تو) میرا عذاب بھی بڑا دردناک ہوتا ہے۔

اسیطرح فرماتا ہے:۔

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ۔ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا۔ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ

(الزمر آیت ۵۵)

یعنی تو ان کو ہماری طرف سے کہہ دے اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔ اللہ سب گناہ بخش دیتا ہے۔ وہ بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے اس سے آگے اللہ تعالیٰ نے مغفرت حاصل کرنے کا طریق بتایا کہ پہلے گناہوں کی معافی مانگتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی طرف جھکو اور اس کی فرمانبرداری اختیار کرلو اور اس کی بھیجی ہوئی شریعت پر عمل کرو۔

اگر اللہ تعالیٰ غفور نہ ہوتا تو زمین کی سطح پر کوئی متنفس بھی زندہ نہ چھوڑا جاتا۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے:۔

وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوْا مَا تَرَكَ عَلٰى ظَهْرِهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِعِبَادِهٖ بَصِيْرًا

(فاطر آخری آیت)

ترجمہ:۔ اگر اللہ ان کو ان کے کاموں کی وجہ سے پکڑنا شروع کر دیتا تو زمین کی سطح پر کسی جاندار کو باقی نہ چھوڑتا لیکن وہ ان کو ایک مدت تک ڈھیل دیتا ہے (تاکہ وہ توبہ کرلیں)۔ پھر جب ان کی مقررہ مدت آجاتی ہے تو ثابت ہو جاتا ہے کہ اللہ اپنے بندوں کو خوب دیکھ رہا تھا (اگرچہ ان کو اپنے رحم کی وجہ سے ڈھیل دیتا رہا تاوہ توبہ کرنا چاہیں تو کرلیں) انسان اپنی ابتدائی حالت میں طبعاً گناہ کی طرف مائل ہو جاتا ہے۔ اسکے نفس کی پہلی حالت نفسِ امارہ کی ہوتی ہے جو بڑی شدت سے گناہ کی طرف جھکاتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ حضرت یوسف علیہ السلام کی زبانی فرماتے ہیں:۔

وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِيْ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّيْ۔ اِنَّ رَبِّيْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (سورہ یوسف آیت ۵۴)

یعنی میں اپنے نفس کو غلطی سے بری قرار نہیں دیتا کیونکہ نفس بڑی سختی سے بری باتوں کا حکم دیتا ہے سوائے اسکے کہ میرا رب رحم فرمائے۔ یقیناً میرا رب کمزوریوں کو دبانے والا اور رحم فرمانیوالا ہے سو نفس کی یہ صورت ہوتے ہوئے اگر اللہ تعالیٰ اسکے لئے توبہ کا دروازہ کھلا نہ رکھتا اور اسکے گناہوں کو دور کرنیوالا اور بخشنے والا نہ ہوتا تو انسان کبھی نجات نہ پا سکتا۔ پاکبازی تو اسے اللہ تعالیٰ کے فضل اور بڑے مجاہدات کے بعد نصیب ہوتی ہے لیکن پہلے گناہوں کو وہ کیا کرے۔ انکے مہلک نتیجہ سے اس کا بچاؤ کس طرح ہو۔ سو اللہ تعالیٰ کی صفت غفوریت اسے اپنی طرف بلاتی ہے اور اسکے سب گناہوں کو معاف کر دیتی ہے اور اسکے دل کی تختی کو ایسا صاف کر دیتی ہے کہ گویا اسنے کبھی گناہ کیا ہی نہیں۔ بشرطیکہ وہ اپنے گناہوں کا معترف ہوتا ہوا پورے عزم اور صدق دلی اور عاجزی اور فروتنی کے ساتھ اپنے غفور خدا کی طرف جھکے اور آئندہ کیلئے گناہ سے باز رہنے کا عہد کرے۔ اگر باوجود اسکے بھی کبھی اس سے اس عہد کی خلاف ورزی ہو جائے تو بھی اللہ تعالیٰ اسکے پھر معافی مانگنے پر معاف فرما دیتا ہے۔ انسان بے حد کمزور اور خطاکار ہے۔ ہر بار اسکے جھکنے پر اس کا غفور خدا اسکو معاف فرماتا ہے یہاں تک کہ وہ بالآخر کامل طور پر اسکی مغفرت کے نیچے آجاتا ہے اور ہمیشہ کے لئے گناہ سے تائب ہو جاتا ہے جو محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور احسان سے ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی یہ صفت اسکے عاجز بندوں کو حوصلہ دیتی ہے کہ وہ مایوس نہ ہوں بلکہ اس کی غفوریت سے فائدہ اٹھانے کے لئے بار بار اس کی طرف جھکیں یہاں تک کہ وہ ان کو اپنی مغفرت کی چادر میں ڈھانپ لے۔

(باقی)

اعلانِ نکاح

مورخہ ۱۴ جنوری ۶۸ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک ربوہ میں بعد نماز ظہر کیپٹن رفیق احمد صاحب بھٹی ابن محترم میجر ڈاکٹر شاہنواز خان صاحب کے نکاح کا اعلان فرمایا۔

یہ نکاح ڈاکٹر طیبہ جبین صاحبہ ایم۔ بی۔ بی۔ ایس بنت مکرم مرزا نثار احمد صاحب فاروقی پشاور کے ساتھ ۱۰ ہزار روپیہ مہر پر قرار پایا ہے۔ احباب دعا فرماویں اللہ تعالیٰ یہ رشتہ فریقین کے لئے ہر طرح بابرکت کرے۔ آمین۔

درخواستِ دُعا

چوہدری سردار احمد صاحب ڈائریکٹر سنٹرل پبلک سروس کمیشن کے داماد ڈاکٹر سید محسن محمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے M.R.C.P. کے امتحان میں کامیاب فرمایا ہے اور ان کی بیٹی لیڈی ڈاکٹر رشیدہ بیگم ایم۔ بی۔ بی۔ ایس نے لنڈن یونیورسٹی سے ایک امتحان پاس کیا ہے۔ دونوں میاں بیوی اس وقت بلفاسٹ (شمالی آئرلینڈ) میں مقیم ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ان کو مورخہ ۲۶ اکتوبر ۱۹۶۷ء کو دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ تمام بہنوں۔ بھائیوں اور بزرگوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ عزیز نومولود اور اس کے والدین اور بھائی کے لئے دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ انہیں دین و دنیا کی حسنات عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار نذیر احمد سیکرٹری مال جماعتِ احمدیہ کراچی)

تقریبِ شادی

مکرم نصر اللہ خان صاحب ناصر مربی سلسلہ احمدیہ مقیم میانوالی کی تقریب شادی مورخہ ۷ جنوری ۶۸ء بروز اتوار ربوہ میں عمل میں آئی۔ ان کے نکاح کا اعلان سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے بہمراہ محمودہ اختر صاحبہ بنت چوہدری عبد العزیز صاحب کھوکھر دارالصدر غربی ربوہ مورخہ ۲۳ اکتوبر ۶۷ء کو فرمایا تھا۔

۷ جنوری کو ۳ بجے بعد دوپہر تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ اس موقعہ پر محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے دعا فرمائی۔ مورخہ ۸ جنوری کو دعوتِ ولیمہ دی گئی بزرگانِ سلسلہ اور احبابِ جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں کے لئے موجب رحمت و برکت بنائے اور ہر جہت سے مبارک کرے۔ آمین۔

جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ

کی خدمت میں

جماعت احمدیہ ماریشس کا سپاسنامہ

نوٹ:۔ جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کے موقع پر مورخہ ۱۲ جنوری کے دوسرے اجلاس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تقریر سے قبل بعض بیرونی ممالک کی احمدی جماعتوں کی طرف سے حضور کی خدمت میں ایڈریس پیش کئے گئے تھے اس موقعہ پر جماعتہائے احمدیہ ماریشس کی طرف سے ڈنال کے ایک احمدی دوست مکرم حسن رمضان صاحب نے جو ایڈریس پڑھا افادہ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔

سیدی! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہم اہل ماریشس کی یہ خوش نصیبی ہے کہ ہمیں حضور کی خدمت میں اس عظیم الشان جلسہ کے موقعہ پر ایڈریس پیش کرنے کا موقعہ مل رہا ہے

ہم سب پہلے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں جس نے محض اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے سفر یورپ کو غیر معمولی کامیابی سے نوازا اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کے نیک نتائج بھی جلد جلد برآمد فرمائے آمین۔ ہم اس شاندار کامرانی پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں مبارک باد کا تحفہ پیش کرتے ہیں ؎

گر قبول افتد زہے عز و شرف

سیدی ہمارے ملک کا تعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ہی ریویو آف ریلیجنز کے ذریعہ سے مرکز احمدیت سے ہو چکا تھا پھر حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت صوفی غلام محمد صاحب بی اے کو اپنی خلافت کے دور میں بھجوایا جو ۱۵ ستمبر ۱۹۱۵ء کو یہاں پہنچے اور اس طرح خلافت ثانیہ میں سب سے پہلا احمدیہ مشن (بیرون ہند) ماریشس میں قائم ہوا۔

حضور! یہ اعزاز بھی ماریشس کو حاصل ہوا کہ بیرون ہند و پاک سب سے پہلا شہید ہونے والا مبلغ یہاں ہی مدفون ہے یعنی حضرت حافظ عبید اللہ صاحبؓ بعدہٗ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک اور صحابی مبلغ یعنی حضرت حافظ جمال احمد صاحبؓ نے بھی یہیں میدان جہاد میں شہادت حاصل کی۔

سیدی یہ محض اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے ابتدا سے ہی اس مشن کو خود کفیل بنا دیا اور بڑی کثرت سے فرانسیسی زبان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب اور دیگر احمدیہ لٹریچر کو شائع کرنے کی توفیق دی یہ لٹریچر یہاں سے دنیا بھر میں بھجوایا جاتا ہے۔

مزید برآں ہمارے کئی بھائیوں کو مرکز احمدیت کی زیارت سے مستفید ہونے کے مواقع بھی ملے ہیں بعض نے باقاعدہ تعلیم بھی حاصل کی جن میں سے ایک اس وقت افریقہ میں تبلیغ اسلام کے فریضہ میں مصروف عمل ہیں۔ ان سب کا اور حضور کی دعاؤں کا نتیجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت فعال اور مستعد جماعتوں میں شمار ہو سکتی ہے۔

سیدی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک عظیم الشان الہام ہے "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" سو الحمد للہ کہ یہ الہام لفظی طور پر یہاں پورا ہوا۔ کہ ماریشس میں ایک جگہ ہے جو دنیا کا کنارہ کہلاتی ہے۔

ہمارے نہایت ہی مہربان آقا! گذشتہ سال سفر یورپ کے موقعہ پر ہم نے بھی بہت دعائیں کی اور توقع تھی کہ حضور ماریشس میں بھی رونق افروز ہوں گے مگر ہماری قسمت نے یاوری نہ کی اب ہم حضور کی خدمت میں عاجزانہ درخواست کرتے ہیں کہ امسال حضور ہمارے ہاں تشریف لائیں۔ ہم سب خواہشمند ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبشر نافلہ اور اپنے امام ہمام کو اپنی آنکھوں سے دیکھیں اور ان کی صحبت سے مستفید ہوں

بالآخر ہماری یہ استدعا ہے کہ حضور ہمارا محبت بھرا السلام علیکم حاضرین جلسہ کو پہنچا دیں اور دعا کی تحریک فرمائیں تا حضور کا اپریل ۶۶ء والا رؤیا اپنی پوری شان سے پورا ہو۔ اس رؤیا کے پہلے دو حصے (۱) آپ کا نمائندہ (محمد اسماعیل منیر) کا یہاں پہنچنا (۲) پھر جماعت اور ملک میں زبردست انقلابات کا آنا اور اب ایک اور عظیم الشان انقلاب ۱۲ مارچ ۶۸ء کو آ رہا ہے جبکہ ملک ۱۵۷ سال کی غلامی کے بعد آزاد ہوگا پورے ہو چکے ہیں اب اللہ تعالیٰ کرے کہ آخری حصہ بھی جلد پورا ہو اور جماعت احمدیہ یہاں بھی جلد جلد بڑھے اور پھلے اور پھولے شاید یہ حصہ حضور کی آمد کا منتظر ہے۔ والسلام

ہم ہیں خلافت احمدیہ کے حقیر ترین خادم

(۱) محمد اسمٰعیل منیر مشنری انچارج ماریشس مشن

(۲) محمد حنیف جواہر پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ماریشس

(۳) ناصر احمد سوکیہ سیکرٹری جماعت احمدیہ ماریشس

نوٹ:۔ یہ ایڈریس مکرمی حسن رمضان صاحب کمیٹی ممبر جماعت احمدیہ ماریشس نے جلسہ سالانہ ربوہ (۱۱-۱۲-۱۳ جنوری ۱۹۶۸ء) میں خود پڑھ کر سنایا

سب سے بڑا صدقہ کیا ہے؟

صدقہ میں چند خواص پیدا کر کے اسے سب سے بڑا صدقہ بنایا جا سکتا ہے

(مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال)

حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے مجموعۂ احادیث میں کتاب الزکوٰۃ کے تحت حضرت ابوہریرہؓ سے ایک حدیث مروی ہے کہ سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے سوال کیا۔

"یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ الصَّدَقَۃِ اَعْظَمُ اَجْرًا" ترجمہ: اے اللہ کے رسول ثواب کے لحاظ سے سب سے بڑا صدقہ کیا ہے؟

آنحضرت صلعم نے فرمایا۔

اَنْ تَصَدَّقَ وَاَنْتَ صَحِیْحٌ شَحِیْحٌ تَخْشَی الْفَقْرَ وَتَاْمُلُ الْغِنٰی وَلَا تُمْھِلْ حَتّٰی اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ قُلْتَ لِفُلَانٍ کَذَا وَقَدْ کَانَ لِفُلَانٍ۔

ترجمہ: تو اس حالت میں صدقہ کرے کہ تو تندرست ہو اور مال کی ضرورت اور حرص رکھتا ہو غربت سے ڈرتا ہو اور خوشحالی چاہتا ہو صدقہ خیرات میں ایسی دیر نہ کر مبادا جب جان حلق تک پہنچ جائے۔ تو تو کہے فلاں کو اتنا دے اور فلاں کو اتنا حالانکہ وہ مال اب تیرا نہیں رہا وہ فلاں کا ہو ہی چکا ہے یعنی مرنے والے کے اختیار سے نکل چکا ہے

سرور کائنات صلعم کے اس ارشاد کے مطابق ثواب کے اعتبار سے سب سے بڑا صدقہ وہ ہے جس میں حسب ذیل صفات پائی جائیں۔

اوّل۔ ایسا صدقہ جو صحت کی حالت میں دیا جائے

دوئم۔ ایسا صدقہ جو اپنے ذاتی اور کسب حلال کے رزق سے دیا جائے۔

سوئم۔ ایسا صدقہ جو دینے والے کی جائز ضرورتوں پر بھی اثر انداز ہوتا ہو۔

چہارم۔ ایسا صدقہ جو مسابقت کی روح کے تحت دیا جائے۔

پس اگر کسی صدقہ میں یہ چاروں خواص پائے جائیں تو وہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں سب سے بڑا صدقہ کہلانے کا مستحق ہوتا ہے یہی چاروں خواص اگر تحریک جدید کے صدقہ جاریہ میں حصہ لیتے وقت پیدا کرنے کی کوشش کی جائے تو تحریک جدید کا چندہ بھی ثواب کے اعتبار سے سب سے بڑا صدقہ کہلائے گا ——— اسبارہ میں سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جماعت کو مختلف رنگوں میں اپنی قیمتی ہدایات سے نوازا ہے۔ لہٰذا قارئین کرام کے ازدیاد ایمان و عمل کے لئے ذیل میں متعلقہ اقتباسات پیش کرنے کی سعادت حاصل کی جاتی ہے

پہلی خاصیت

عظیم ترین صدقہ کی پہلی خاصیت یہ ہے کہ صحت کی حالت میں دیا جائے۔ اور صحت انسانی کی بہترین حالت ایام جوانی میں ہوتی ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے جماعت کے نوجوان طبقہ کو مخاطب کر کے فرمایا ———

"سو میں سب سے پہلے ان کے سپرد یہ کام کرتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ وہ اپنے ایمان کا ثبوت دینگے اور آگے سے بڑھ چڑھ کر حصہ لینگے اور کوئی نوجوان ایسا نہیں رہیگا جو دفتر دوم میں شامل نہ ہو اور کوشش کریں کہ ساری کی ساری رقم وصول ہو جائے۔"

حضور نے اسبارہ میں اپنا خطاب نوجوانوں تک محدود نہیں رکھا بلکہ ساری جماعت کو خطاب کرتے ہوئے یوں فرمایا

"اے دوستو مرنے سے پہلے (یعنی صحت کی حالت میں) اور وقت کے ہاتھ سے نکل جانے سے پہلے اس تحریک میں حصہ لے لو کہ اس امت پر پھر یہ دن نہیں آئینگے"

دوسری خاصیت

عظیم ترین صدقہ کی دوسری خاصیت یہ ہے کہ اپنے ذاتی اور کسب حلال کے رزق سے دیا جائے چنانچہ حضور نے فرمایا ——— "تحریک جدید ایک مستقل صدقہ جاریہ ہے جو لوگ اس میں حصہ لیں گے وہ اس تبلیغ دین کے ذریعہ جو ان کے روپے سے ہوتی رہے گی۔ اپنی موت کے ہزاروں سال بعد بھی ثواب حاصل کرتے چلے جائیں گے۔"

اس ارشاد میں "انکے روپیہ" کے الفاظ قابل غور ہیں ——— ظاہر کہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں ایک انسان کا اپنا مال وہی تصور ہوتا ہے جو اس نے ذاتی اور جائز کوششوں سے کمایا ہو۔ پس حضور نے جو ان کے روپیہ کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔ صدقہ کی اس دوسری خاصیت کے متقاضی ہیں بالفاظ دیگر وہ چندہ تحریک جدید بھی عظیم ترین صدقہ کی خاصیت کا حامل ہوگا۔ جو دینے والا اپنے ذاتی کسب حلال کے رزق سے ادا کرے۔

تیسری خاصیت

عظیم ترین صدقہ کی تیسری خاصیت یہ ہے کہ اس کے دینے سے جائز ضرورتیں بھی متاثر ہوں جیسا کہ ایک موقعہ پر سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے تحریک جدید کے بعض مجاہدین کے بارے میں فرمایا :-

"مبارک ہیں وہ جو بڑھ چڑھ کر اس تحریک میں حصہ لیتے ہیں کیونکہ ان کا نام ادب و احترام سے اسلام کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے گا اور خدا تعالیٰ کے دربار میں یہ لوگ خاص عزت کا مقام پائیں گے ۔ کیونکہ انہوں نے خود تکلیف اٹھا کر (یعنی اپنی جائز ضرورتیں پس پشت ڈال کر) دین کی مضبوطی کے لئے کوشش کی اور ان کی اولادوں کا خدا تعالیٰ خود متکفل ہوگا ۔ اور آسمانی نور ان کے سینوں سے ابل کر نکلتا رہے گا اور دنیا کو روشن کرتا رہے گا ۔

یہی وجہ ہے کہ حضورؓ نے اس چندہ کو پسند نہیں فرمایا جو چندہ دینے والے کی مالی حیثیت سے کم ہو ۔ کیونکہ ایسے چندہ سے چندہ دینے والے کی کوئی ضرورت متاثر نہیں ہوتی حیثیت سے کم چندہ دینے والوں کو حضور نے نادہندگان کی فہرست میں ہی سمجھا ہے ۔ چنانچہ حضورؓ نے فرمایا ۔

"نادہندہ وہ ہے جس نے ہمیشہ اپنی حیثیت سے کم وعدہ کیا جب انسان پوری قربانی نہیں کرتا تو خدا تعالیٰ کے فرشتے اس پر زور اور طاقت نہیں پیدا کرتے"

چوتھی خاصیت

عظیم ترین صدقہ کی چوتھی خاصیت یہ ہے کہ وہ سابقین کی صف میں کھڑا کر دیا جائے چنانچہ حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریک جدید کے بارے میں جو خطبات ارشاد فرمائے ان میں "فاستبقوا الخیرات" کی تلقین بڑی نمایاں نظر آتی ہے ۔

چند اقتباسات ملاحظہ فرمائیے

فرمایا :-

۱ - آپ ایک برگزیدہ الٰہی جماعت میں سے ہیں سابقون الاولون میں شامل ہونے کی کوشش کرنا آپ کا حق ہے ۔ جسے لینے کی کوشش کرنی چاہئے"

۲ - "میں یہ بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ جو لوگ وعدے کریں وہ جلد سے جلد ان کو پورا کرنے کی بھی کوشش کریں تا ان کی قربانی سے سلسلہ کو زیادہ فائدہ پہنچے" چاہئے کہ جو دوست السابقون الاولون میں ہونا چاہیں وہ ۳۱ مارچ تک اپنے چندے ادا کریں"

۳ - "زیادہ صحیح یہی ہے کہ ہر احمدی تحریک جدید میں حصہ لے اور بڑھ چڑھ کر حصہ لے زندگی کو اتنا سادہ بنا لے کہ اس پر یہ قربانی دو بھر نہ معلوم ہو اور تمام وعدے پہلے تین چار ماہ میں ادا ہو جائیں"

پس تحریک جدید کے صدقہ جاریہ میں حصہ لیتے وقت سرور کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان فرمودہ خواص اور حضرت مصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ کی تشریحات مدنظر رکھنا یقیناً آپ کی قربانی کو ثواب کے اعتبار سے سب سے بڑے صدقہ کی فہرست میں شمار کرنے کا باعث ہوگا ۔ ان کا خاص خیال رکھا جائے ۔

اللہ تعالیٰ اس سال وعدہ میں ہر احمدی کا حامی و ناصر ہو ۔

دعائے مغفرت

مکرم چوہدری محمد شریف صاحب آف فیروز والہ مورخہ ۱۱ جنوری ۷ بجے شب سٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ میں وفات پا گئے ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔

رات ۱۲ بجے آپ کا جنازہ فیروز والہ میں لایا گیا ۔ جو ۱۲ جنوری کو تدفین عمل میں آئی غیر احمدی معززین کثرت سے شامل ہوئے ۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت کرے ۔ اور پسماندگان کو اللہ تعالیٰ صبر جمیل عطا فرمائے ۔

محمد نواز گورایہ سیکرٹری
فیروز والہ ۔ گوجرانوالہ

۲ - میرے ماموں بشیر احمد صاحب کی بڑی لڑکی ۳۱/۱۲/۶۷ کو اپنے مالک حقیقی سے جا ملی
انا للہ وانا الیہ راجعون
بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنے قرب سے نوازے ۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے ۔

عبد اللطیف
انسپکٹر بیت المال

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

قرارداد تعزیت

ہم ممبرات لجنہ اماء اللہ نوشہرہ محترم مرزا غلام حیدر صاحب ایڈووکیٹ ۔ امیر جماعت احمدیہ نوشہرہ کی اچانک وفات پر گہرے رنج و الم کا اظہار کرتی ہیں اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے ۔ آمین ۔

مرحوم بہت سادہ مزاج ، ملنسار ، رحمدل اور فرشتہ سیرت انسان تھے ۔ خدمت دین کا خاص جذبہ رکھتے تھے ۔ اللہ تعالیٰ نے بھی آپ کو بحیثیت امیر مقامی چالیس برس تک خدمت سلسلہ کی توفیق عطا فرمائی ۔ مقامی جماعت کی تشکیل و تنظیم آپ ہی کی کوششوں کا ثمر ہے ۔ دعا ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے خدمت دین کی توفیق عطا فرما کر اس جہان میں اپنے مقرب ہونے کا ثبوت دیا ہے اسی طرح اگلے جہان میں بھی اپنے قرب سے نوازے ۔

آخر میں ہم سب آپ کی بیگم صاحبہ صدر لجنہ نوشہرہ اور آپ کی بھتیجی محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ اور دیگر لواحقین سے اظہار تعزیت کرتی ہوئی دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اور ہم سب کو اس صدمہ کے برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے ۔ آمین ۔

(ممبرات لجنہ اماء اللہ ۔ نوشہرہ)

(بقیہ صفحہ (۲))

یعنی ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں ۔ یعنی ہم عبادت بھی کما حقہ اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر نہیں کر سکتے ۔ گویا اللہ تعالیٰ کی معرفت بھی اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی ۔ یہی تمام دعاؤں کی جڑ ہے ۔ جب ہم عبادت میں اپنی عاجزی کا اعتراف کرتے ہیں تو دوسرے کاموں میں بھی ہماری عاجزی ظاہر ہے ہم ان تمام مراحل پر قابو نہیں پا سکتے جو کسی کام کی سرانجام دہی میں اثر انداز ہوتے ہیں ان کا علم صرف عالم الغیب اللہ کو ہوتا ہے ۔ اور جو علم ہم کو ملتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی رضا سے ہی ملتا ہے

وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ

ہم اپنی عقل اور اپنے دوسرے قویٰ سے صرف اس حد تک جا سکتے ہیں جس حد تک اللہ تعالیٰ نے ہم کو علم دیا ہے ۔ اس کے آگے جانے سے ہم لاچاری محسوس کرتے ہیں ۔ یہی احساس لاچاری جس دعا کی محرک ہوتی ہے وہی مقبول ہونے کی اہلیت رکھتی ہے ۔ الغرض ظاہری اسباب بھی دراصل دعا کا ہی حصہ ہوتے ہیں ۔ اس لئے ہم کو چاہیئے کہ ہم ظاہری اسباب کو اپنی وسعت کے مطابق پوری پوری طرح کام میں لائیں اور جب اضطرار کی کیفیت دونما ہو اللہ تعالیٰ کے سامنے سرنگوں ہو جائیں ۔ یہی وہ گھڑی ہے جب آسمان پر قبولیت کے دروازے کھل جاتے ہیں ۔

اعلان نکاح

خاکسار کی لڑکی عزیزہ ثریا جبیں کا نکاح عزیزم میاں نور الحق صاحب مظہر ولد میاں محمد عبد الحق صاحب مجاہد امرتسری کے ساتھ بعوض دو ہزار روپے حق مہر اخویم مکرم حضرت مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری نے بمقام ربوہ ۱۳/۱/۶۸ کو پڑھا احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے ۔ آمین

حکیم مرغوب اللہ
(جلیل ووا خانہ مین بازار شیخوپورہ)

درخواست دعا

میری بیوی مبارکہ بیگم سلمہا اللہ تعالیٰ قریباً ایک سال سے سخت بیمار چلی ہے ۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے قدرے افاقہ ہے لیکن تاحال کمزوری بہت زیادہ ہے ۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں نیز میری والدہ صاحبہ بھی اکثر بیمار رہتی ہیں اور خاکسار خود تین چار ماہ سے کسی بابرکت کاروبار کی تلاش میں ہے (شیخ محمد بشیر آزاد منڈی مرید کے ضلع شیخوپورہ)

امانت تحریک جدید

امانت تحریک جدید میں روپیہ کیوں رکھا جائے

- حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعودؓ کی جاری کردہ تحریک ہے۔
- امام وقت کی آواز پر لبیک کہنا ہم سب کا فرض ہے۔
- یہ ایک الہامی تحریک ہے
- امانت تحریک جدید میں روپیہ رکھوانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی۔
- اس امانت فنڈ میں آپ اپنے لئے اور اپنے بچوں کے لئے چھوٹی چھوٹی رقم جمع کروا سکتے ہیں اور بوقت ضرورت واپس بھی لے سکتے ہیں۔

مزید تفصیلات کے لئے افسر امانت تحریک جدید سے رجوع فرمائیں۔

(افسر امانت تحریک جدید)

احمدی مستورات کے نیک نمونے

تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے زیورات کی پیش کش

ہمارے محسن اعظم حضرت اقدس خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اسلام کی حفاظت کے لئے مستورات نے اپنے آقا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد مبارک پر اپنے عزیز زیورات اتار کر اپنے پیارے آقا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت بابرکت میں پیش کر دیئے۔

اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں احمدی مستورات بھی اشاعت اسلام کے لئے قرون اولیٰ کی سی قربانیوں کا نمونہ پیش کر رہی ہیں چنانچہ تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے جن بہنوں کو اپنے قیمتی زیورات پیش کرنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے ان کی تازہ فہرست حسب ذیل ہے۔ اللہ تعالےٰ ہماری بہنوں کی اس قربانی کو شرف قبولیت بخشے۔ انہیں اور ان کے خاندان کو ہمیشہ اپنے خاص فضلوں سے نوازے۔ آمین۔

۲۴۲۔ محترمہ مہرالنسا بی بی صاحبہ اہلیہ عبدالرحمٰن صاحب دارالیمن ربوہ = بالیاں طلائی ایک جوڑی

۲۴۳۔ محترمہ منیر نعمان جان صاحبہ۔ راولپنڈی = چوڑی طلائی ایک عدد

۲۴۴۔ محترمہ امۃ اللطیف صاحبہ بنت شیخ یوسف علی صاحب راولپنڈی = انگوٹھی طلائی ایک عدد

۲۴۵۔ محترمہ بشریٰ طیبہ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر منیر احمد صاحب پبی ضلع پشاور = انگوٹھی طلائی ایک عدد

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

بنکوں میں جمع شدہ روپیہ پر زکوٰۃ واجب ہے

بنکوں میں بقایا امانت پر زکوٰۃ واجب ہے کیونکہ ایسے روپے پر انسان کو ہر وقت مالکانہ تصرف حاصل ہوتا ہے اس کی حیثیت ایسی ہی ہے جیسی کہ اس روپے کی جو گھر میں محفوظ ہوتا ہے۔ یا کسی کے پاس امانت میں رکھا ہے اگر ایسا روپیہ نصاب کی حد تک پہنچتا ہو تو اس پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔

امراء صاحبان و دیگر عہدیداران کی خدمت میں التماس ہے کہ جن دوستوں کا روپیہ بنکوں میں جمع ہے اور وہ نصاب کی حد تک پہنچ گیا ہے تو اس پر زکوٰۃ ادا فرمادیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(ناظر بیت المال (آمد) ربوہ)

قائدین مقامی اور قائدین اضلاع توجہ فرمائیں

ماہ دسمبر ختم ہو چکا ہے مگر اب تک بہت کم قائدین مقامی اور قائدین اضلاع کی طرف سے ماہانہ رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ التماس ہے کہ ماہ دسمبر کی رپورٹ بعجلت مرکز میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

تجلی قدرت

73

تجلی قدرت کا دوسرا ایڈیشن بہتر ترتیب واقعات اور سابقہ ایڈیشن کے بعد کے واقعات پر دیدہ زیب طباعت اور اعلیٰ کاغذ پر ساڑھے تین صد صفحات پر مشتمل شائع ہو گیا ہے۔

قیمت فی نسخہ چار روپے ہے دکانداروں کو بیس فی صدی کمیشن دیا جائیگا

خاکسار قدرت اللہ سنوری معرفت مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور احاطہ قصر خلافت ربوہ

ہر قسم کا سامان بجلی تیار کرنے والی فرم

ایس ایس آئی

مثلاً ۱۵ ایمپیئر پلگ پورسلین، ۱۵ ایمپیئر شوتھری پن پلگ دو پن مسالہ دو پورسلین، ہینڈل شو دو پن،

شفیع سنز انڈسٹریز سمال انڈسٹری اسٹیٹ سیالکوٹ

محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ مغربی پاکستان

ٹنڈر نوٹس

جن کاموں کے ٹنڈر پہلے مورخہ ۱۵ جنوری ۱۹۶۸ء بوقت ۱۱ بجے قبل دوپہر لئے جانے تھے۔ اب اُن کاموں کے ٹنڈروں کی وصولی کی تاریخ ۲۵ جنوری ۱۹۶۸ء بوقت ۱۱ بجے قبل دوپہر مقرر کر دی گئی ہے۔ اب یہ ٹنڈر مقررہ تاریخ اور وقت پر دفتر ہذا میں متعلقہ ٹھیکیداران یا ان کے مقرر کردہ ایجنٹ حضرات کے روبرو کھولے جائیں گے ـــــ خالی ٹنڈر فارم مقررہ قیمت پر زیر دستخطی کے دفتر سے مورخہ ۲۴ جنوری ۱۹۶۸ء کو جاری کئے جادیں گے۔

مہتمم پبلک ہیلتھ انجینئرنگ لائل پور ڈویژن

فون نمبر ۳۰۱۲

PHE (H) 77/68

قائدین مجالس کی خدمت میں

قائدین مجالس کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنی خصوصی کارکردگی اجتماعات اور قابل اشاعت امور کی رپورٹ (ماہوار رپورٹ کے علاوہ) براہ راست خاکسار کے نام ارسال فرمادیا کریں تاکہ آپ کی مساعی کسی تاخیر کے بغیر طلائع اور الفضل میں شائع کروائی جا سکے۔ شکریہ

(مہتمم اشاعت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

گمشدہ رسید بکس

رسید بکس نمبر ۵۲۷۷ اور ۵۲۷۸ جو کہ مجلس خدام الاحمدیہ ملتان کے نام جاری تھیں اور علی الترتیب رسید ۵۶ اور ۶۱ تک استعمال تھیں گم ہو گئی ہیں۔ جملہ خدام اور مجالس آگاہ رہیں اور ان رسید بکس پر کسی قسم کے چندہ جات کی ادائیگی نہ کریں اور جس کے پاس مندرجہ بالا رسید بکس دیکھیں فوری طور پر مرکز کو مطلع فرمائیں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست دعا

خاکسار عرصہ بیس ماہ سے پرانی نیوں میں مبتلا ہے گناہوں کی معافی اور پرانی نیوں سے نجات کے لئے جملہ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد ظہیر الدین احمد شیخوپورہ)

جماعت احمدیہ کا چھہتر واں للّٰہی جلسہ سالانہ

(بقیہ صفحہ ۱)

یہ بیان فرمائی ہے کہ:

"تا اس میں شمولیت اختیار کرنے والوں میں دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولا کریم اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دل پر غالب آجائے اور ایسی حالت انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفر آخرت مکروہ معلوم نہ ہو اور یقین کامل پیدا ہو کر ذوق اور شوق اور ولولۂ عشق میں ترقی ہو۔"

پھر جلسہ کی اس غرض کو پورا کرنے کے لئے امسال سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تو احباب کو اولاً اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۵ جنوری ۶۸ء میں اور پھر جلسہ سالانہ کی افتتاحی تقریر میں خاص تاکید فرمائی تھی اور انہیں توجہ دلائی تھی کہ وہ ان ایام میں اپنے اوقات کو دعاؤں اور ذکر الٰہی سے معمور رکھیں چنانچہ احباب نے قبولیت کے ان بابرکت ایام میں دن ہی نہیں راتوں کے بھی اکثر اوقات خصوصی عبادات اور ذکر الٰہی میں بسر کئے۔ امسال بھی جلسہ کے مبارک ایام میں مسجد مبارک میں باقاعدگی سے نماز تہجد باجماعت ادا کی جاتی رہی جو امسال مکرم حافظ محمد صدیق صاحب ابن مکرم قریشی محمد شفیع صاحب نے پڑھائی احباب شدید سردی کے باوجود آخر شب مقررہ وقت سے بہت پہلے ہی ربوہ کے دور دراز علاقوں سے مسجد میں پہنچنا شروع ہو جاتے یہاں تک کہ امسال بھی مسجد کا مسقف حصہ اور اس کا صحن نمازیوں سے پُر ہو جاتا حتیٰ کہ دیر سے آنے والے احباب کو مسجد کے اندر جگہ نہ ملنے کے باعث مسجد کے بیرونی احاطہ کے کھلے میدان میں صفیں بنانا پڑتیں۔ نماز تہجد کے دوران نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ دنیا بھر میں غلبۂ اسلام ملک کی سالمیت و استحکام اور ترقی و خوش حالی کے لئے دعائیں مانگی گئیں۔ نماز تہجد کے بعد ہزاروں ہزار احباب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتداء میں نماز فجر ادا کرتے۔ بعدہٗ قرآن مجید کا درس ہوتا۔

قرآنی علوم و معارف سے فیضیاب ہونے کے بعد احباب حسب معمول بہشتی مقبرہ جا کر حضرت اماجان نور اللہ مرقدہا، حضرت خلیفۃ المسیح الثانی، حضرت مرزا بشیر احمد صاحب، حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مزارات مقدسہ اور دیگر وفات یافتہ بزرگوں اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ممتاز خادموں کے مزارات پر جا کر دعا کرتے۔ اس طرح وہاں دعا کرنے والوں کا تانتا بندھا رہتا۔ جلسہ کے ایام میں ان مزارات پر بھی اس کثرت سے دعائیں کی گئیں کہ بہشتی مقبرہ کی فضا بھی درود و سلام اور تحمید و تمجید سے معمور رہی۔ الغرض جلسہ کے ایام میں دن اور رات بڑی کثرت سے عبادات بجا لانے اور ذکر الٰہی کرنے کا شغل رہا۔ اس طرح جلسہ سالانہ کی غرض بڑی شان اور آب و تاب سے پوری ہوئی۔

اجلاس شبینہ

جلسہ سالانہ کے اُن چھ اجلاسوں کے علاوہ جو دن کے اوقات میں منعقد ہوئے ۱۱ اور ۱۲ جنوری کی درمیانی رات نماز عشاء کے بعد مسجد مبارک میں ایک خصوصی اجلاس بھی منعقد ہوا۔ اس میں بھی احباب اس کثرت اور ذوق و شوق کے ساتھ شریک ہوئے کہ مسجد میں تل دھرنے کو جگہ نہ تھی۔

یہ اجلاس نظارت اصلاح و ارشاد کے زیر اہتمام منعقد ہوا جس میں صدارت کے فرائض محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نائب ناظر اصلاح و ارشاد نے ادا فرمائے۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے تقریر فرمائی۔ آپ کی تقریر کا موضوع تھا "حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا سفر کشمیر" مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام پر روشنی ڈالی۔ مکرم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب ایم اے نے جنہیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حالیہ سفر یورپ کے دوران پرائیویٹ سیکرٹری کی حیثیت سے حضور کے ہمراہ جانے کا خصوصی شرف حاصل ہوا تھا۔ اس تاریخی اور فاتحانہ سفر کے متعلق اپنے تاثرات بیان فرمائے مکرم عبدالغفار خان صاحب متعلم درجہ خامسہ جامعہ احمدیہ نے "قرآن مجید کی عظمت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظر میں" کے موضوع پر تقریر کی۔ آخر میں صدر جلسہ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے حاضرین سے خطاب فرمایا۔ آپ نے وصیت کے متعلق بعض ضروری ہدایات کے موضوع پر اظہار خیال کیا۔ آپ کی تقریر کے بعد دس بجے سے کچھ دیر بعد یہ بابرکت اجلاس دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

نئی زمین اور نیا آسمان

الغرض جماعت احمدیہ پاکستان کے خالص تائید حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر مبنی نہایت درجہ مقدس و بابرکت ۷۶ ویں للّٰہی جلسہ سالانہ میں بھی اسلام کے ایک لاکھ کے قریب شیدائیوں اور حق کے فدائیوں کو علماء سلسلہ کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعدد پر معارف خطابات سے فیض یاب ہونے اور اس طرح علوم و معارف سے اپنی جھولیاں بھرنے اور خدمت اسلام کے نئے عزائم اور نئے ولولوں سے مالا مال ہونے اور حیات نو سے ہمکنار ہونے کی غیر معمولی سعادت ملی وہ فی الحقیقت نئے انسان یعنی پہلے سے بھی بڑھ کر خدا کی راہ میں اپنا سب کچھ قربان کر دینے اور ہر تلخی بطیب خاطر اٹھانے والے عباد الرحمٰن بن کر خوشی خوشی اپنے گھروں کو واپس لوٹے۔

وہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عظیم الشان دعاؤں کے وارث اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی اُن تازہ دعاؤں کے مورد بنے جن سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے خطابات کے دوران نوازا۔ اس طرح انہیں خدائی وعدوں کے بموجب اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کرنے والے خوش نصیبوں میں شمولیت کا خصوصی شرف حاصل ہوا۔

پھر جلسہ کے بابرکت ایام میں ہر آن جاری رہنے والے ذکر الٰہی۔ انابت الی اللہ ذوق و شوق اور ولولۂ عشق اور خدمت و فدائیت کے ایسے ایسے پُر کیف نظارے دیکھنے میں آئے کہ روحوں پر ان بابرکت ایام میں وجد کی سی ایک ناقابل بیان کیفیت طاری رہی اور ہر وقت یہ احساس اس کیفیت کو فزوں سے فزوں تر کرنے کا باعث بنا کہ ہم ایک نئے آسمان کے نیچے نئی زمین پر زندگی بسر کر رہے۔ یہ کیفیت اس للّٰہی جلسہ سالانہ کی عظیم الشان برکات، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت اور خلافت ثالثہ کی حقانیت کی آئینہ دار تھی۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

محترمہ کریم بی بی صاحبہ کی وفات

محترمہ کریم بی بی صاحبہ خواشدامن مکرم چوہدری محمد شریف صاحب فاضل مبلغ گیمبیا مورخہ ۱۶/۱/۶۸ بوقت سوا دو بجے دوپہر وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ موصیہ تھیں ۱/۶ حصہ جائداد کی وصیت تھی۔

بعد نماز مغرب مسجد مبارک کے احاطہ میں مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور نے نماز جنازہ پڑھائی اور مرحومہ مقبرہ بہشتی میں عام قطعہ موصیان میں دفن ہوئیں۔ بعد تدفین مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب صدر عمومی نے دعا کرائی۔

احباب ان کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرماویں۔

---

۲۹ رمضان تک اپنا چندہ تحریک جدید سو فیصد ادا کرنے والوں اور معاونین خاص کے لئے خوش خبری

الحمد للہ کہ دفتر ہذا کی طرف سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں جملہ مجاہدین تحریک جدید جنہوں نے اپنا چندہ ۲۹ رمضان المبارک کی اجتماعی دعا سے پہلے پہلے سو فیصدی ادا فرما دیا تھا یا اپنے وعدے کو ایک ہزار روپیہ یا اس سے زائد رقم تک بڑھا کر پیش کیا تھا کے اسماء گرامی بغرض دعا پیش کر دیئے گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اجر عظیم سے نوازے۔ آمین۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے چھوٹے بھائی چوہدری ریاض احمد صاحب کو عید کے دن بچہ عطا فرمایا جو حضرت حافظ عبدالعزیز صاحب کا پوتا اور مکرم صوبیدار عبدالمنان صاحب افسر حفاظت کا نواسہ ہے احباب نومولود کی درازی عمر دین و دنیوی نعمتوں کے سزاوار ہونے کے لئے دعا فرماویں حضور نے از راہ شفقت بچے کا نام فیاض احمد رکھا ہے (شبیر احمد وکیل المال تحریک جدید)